مولانا عبدالقیوم حقانی

دینی مدارس کے خلاف حکمرانوں کے بیانات

ایک مستحکم منصوبہ بندی اور سوچی سمجھی سکیم کا حصہ ہیں

وزیراعظم پاکستان نے ادیبوں اور دانشوروں کی بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"مغربی طاقتوں کے اصل ایجنٹ وہ نام نہاد مذہبی پیشوا ہیں جن کے ہاتھوں میں سی آئی اے کے پیسوں سے خریدی ہوئی بندوقیں اور جیبوں میں جہادِ افغانستان کے نام پر اکٹھے کیے ہوئے عطیات ہیں۔ انگریزوں اور سی آئی اے نے مذہبی ٹولے کو خیرات اس لیے دی کہ انہیں کمیونزم سے لڑنے کے لیے کرایے کے سپاہی درکار تھے چونکہ یہ نام نہاد مذہبی پیشوا "لڑاؤ" اور "حکومت کرو" کی سیاست پر یقین رکھتے ہیں اس لیے مغربی طاقتوں نے اس مذہبی ٹولے کو عطیات، ہتھیار اور تربیت دی لیکن جونہی مغربی طاقتوں کی یہ جنگ افغانستان کی بنجر زمین پر ختم ہوئی اس مذہبی ٹولے کو ناکارہ کوڑے کرکٹ کی طرح زمین میں دفن کر دیا۔"

(روزنامہ خبریں یکم دسمبر ۱۹۹۵ء)

جبکہ اس سے قبل وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا۔

"اسلامی یونیورسٹی دہشت گردوں کی پناہ گاہ ہے میرے اختیار میں ہو تو اسے بند کر دوں این جی اوز اور دینی مدرسے بھی تخریب کار استعمال کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ جنگ ۲۱ نومبر ۱۹۹۵ء)

وزیر داخلہ ہوں یا وزیراعظم، کابینہ ہو یا حکومتی کارندے۔ الغرض جس طبقہ کے ہاتھ میں اس وقت ملک کا نظام کار ہے اس کی ذہنی ساخت اس کی تعلیم و تربیت اور اس کے ذاتی و سیاسی مصالح کا تقاضا ہے کہ اس ملک میں مغربی افکار و اقدار کو فروغ دیا جائے اور اس ملک کو بھی مغربی ممالک کے نقش قدم پر چلایا جائے اور جو دینی تصورات، قومی عادات، ضوابط حیات، قوانین و روایات، اسلامی تحریکات، دینی مدارس

اور جامعات اس مقصد میں مزاحم ہوں ان میں ترمیم و تنسیخ کردی جائے یا ان کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔
چنانچہ حکمرانوں نے ملک و معاشرہ کو تدریجی طور پر اور اب عزم و فیصلہ اور ڈھیٹ بے حیائی بلکہ جرأت کے ساتھ مغربیت کے سانچہ میں ڈھال لینے کا قطعی عمل شروع کردیا ہے۔
وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے یہ بیانات کوئی دیوانے کی بڑ نہیں اور نہ وزیر داخلہ کے ہدایات کم... فوجی دماغ کا شاخسانہ ہیں بلکہ اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا اور حقیقی مسئلہ یہی ہے اور یہ مسئلہ... فرضی ہے اور نہ خیالی ہے بلکہ ایک سوچی سمجھی سکیم اور پس منظر میں ایک مستحکم اور مضبوط منصوبہ بندی کے تحت... مرحلہ وار پیش رفت سے گزارا جارہا ہے جب کہ اس سفر کی متعدد اور کٹھن منزلیں پہلے سے طے کی جاچکی...
دینی بے حسی کی فضاء، قرب شاہ اور حکومتی وسائل و ثمرات سے استفادہ میں جذبۂ مسابقت، بصیر... و تدبر اور یہ خیر و شر میں تمیز کیے بغیر سیاست کاری اور ریا و نمود اس ملک یا سوسائٹی پر جبراً قابض ہوچکے ہیں... مغربی تہذیب، عریاں ثقافت اور پُر تعیش معیار زندگی کا عوام گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کررہے ہیں... دینی اقدار اور علوم و معارفِ دینیہ کے خلاف صحافی، ادیب، دانشور اور اہلِ فکر راستہ صاف کررہے ہیں... خیر و شر اور مفید و مضر میں تمیز کیے بغیر اس ملک کے باشندے فاقہ زدوں کی طرح مغربی عریاں فلموں اور ما... آزاد ثقافت پر ٹوٹ پڑے ہیں ساری اخلاقی اور دینی قدریں فنا کردی گئی ہیں، ملک کے رہنما اور رف... سیاستدان اور مذہبی زعماء بھی اس صورتِ حال کے سامنے بے دست و پا اور مفلوج نظر آرہے ہیں... اُن کے ہاتھ سے اب زمام قیادت نکلتی نظر آرہی ہے۔

ملک کی اندرونی کمزوریوں اور مغربی تہذیب کے نفوذ و استیلاء کی کیفیت اور پورے معاشرے... اس کے مادی اور سیاسی اقتدار اور دینی مدارس کے بارے میں حکومت کے مذموم عزائم نے ملک... ارباب دین و دانش کے سامنے اس مسئلہ کو نہایت روشن، سوالیہ نشان بناکر کھڑا کردیا ہے جس کا... سب نے دینا ہے اور اس واضح سگنل کے بغیر ملک کی گاڑی آگے نہیں بڑھ سکتی یہ ذمہ داری ا... آپ کی ہے اور یہی خواہاں ملت کی کروہ دینی مدارس، اسلامی اقدار اور نبوی نظام تعلیم کے خلاف حک... یلغار اور وزیراعظم اور وزیر داخلہ کے مسلسل بیانات کے طومار کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتے... دینی مدارس کے تحفظ، اسلامی معاشرت کے قیام، مغربی تہذیب کے سیلاب بلا کے لیے بند باندھنے... مؤنث حکومت کے بے لگام وزیر داخلہ کو لگام دینے اور اس زمانہ کے قاہر تقاضوں سے عہدہ برآ... کے لیے کون سی راہ اختیار کرتے ہیں اور اس میں کس حد تک جذبۂ جہاد، جوش ایمان، اور ذہانت...

کا ثبوت دیتے ہیں ؟

اگر ارباب علم و دانش اور رہبران قوم و ملت چشم و گوش بند کر کے موجودہ حالات میں حکومتی رویہ اور دینی مدارس کو درپیش زبردست چیلنج کو نظر انداز کر دیتے ہیں یا اس کو یک قلم مسترد کر کے چین کی نیند سو جاتے ہیں اور اپنے جاہ و منصب اور حلقہ ارادت کی حدود دکان دنیا سے باہر نکلنے پر کسی طرح بھی آمادہ نہیں ہوتے تو پھر وہ بھی زیادہ دنوں تک اعتدال اور سکون کی زندگی نہیں گزار سکیں گے اس بے اعتمادی احساس کمتری اور روحانی کمزوریوں کے ساتھ کوئی قوم، کوئی گروہ اور کوئی فرد زیادہ دنوں تک اپنی انفرادیت باقی نہیں رکھ سکتا۔

وزیر اعظم ہوں یا وزیر داخلہ یا حکومت مشینری کا کوئی کل پرزہ، گذشتہ چند ہفتوں سے انہیں دینی قوتوں، علماء اور دینی مدارس کے خلاف اقدامات اور مسلسل بیانات کا جو ہذیاں ہوگیا ہے ان کی یہ باتیں کسی لاشعوری عالم یا سبقت لسانی اور جذباتی کیفیات کا نتیجہ ہرگز نہیں بلکہ حکمرانوں کو اپنے تمام اہداف کا قطعی علم ہے کہ وہ اپنے آقایانِ ولی نعمت کی کٹھ پتلی ہیں، انہیں پاکستان کی اجتماعی یکسوئی کو ختم کرنا ہے، انہیں ملک کو نظریاتی اساس سے یکسر محروم کرنا ہے، ہر ایسی پستی کو رواج دینا ہے جو قرض دینے والے یورپی ممالک اور امریکہ بہادر کو مرغوب ہو، اور اس کے ساتھ اولاً "وقتاً" "فوقتاً" اور اب کھل کر خم ٹھونک کر ملک کے تمام اسلامی تحریکات، دینی اقدار اور دینی مدارس کی عظمت، تقدس اور عظیم مساعی کو مسخ کر کے بلکہ ان کے مقدس وجود پر جارحانہ حملہ کر کے مغربی دنیا کے سامنے اپنی افادیت پیش کرنی ہے اور تمام حدود کو پھاند کر وہ سارے کام کر ڈالنے ہیں جس سے ان کی انا کو تسکین ہو جوش انتقام ٹھنڈا ہو آقایانِ ولی نعمت کی خوشنودی حاصل ہو۔ اور ملکی سالمیت کی کشتی ڈوب جائے۔

ہم بحالاتِ موجودہ اس ملک کے تمام سیاسی عناصر سے، مذہبی رہنماؤں سے تمام سرکاری افسروں سے فوجی قیادت سے، تمام بااثر طبقوں سے، تمام برسر اقتدار حضرات سے۔ جناب صدر رفیق تارڑ اور وزیر اعظم بے نظیر سے کہتے ہیں کہ خدا اور رسول ﷺ کی مان کر ملت پر رحم کیجئے اسلامی تعلیمات اور قرآنی ہدایات کو دل و جان سے تسلیم کر کے یہاں ایک معقول منصفانہ نظام قائم کرنے کے اقدامات کیجئے اور موجودہ نظام پر اصرار کرنا چھوڑ دیں۔ علماء، دینی مدارس اور اسلامی مراکز کے خلاف بیان بازی اور کلوخ اندازی کا وطیرہ

ترک کردیں، ورنہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے برے نتائج سے نہ بچ سکے گا اور غلطیوں کا یہ چکر جس میں ہم پھنس گئے ہیں سب ہی کو لے ڈوبے گا۔

جو لوگ آج برسرِ اقتدار ہیں اور اس لیے خوش ہیں کہ جو ظلم بھی ہو رہا ہے دوسروں پر ہو رہا ہے انہیں کبھی یہ سوچنا چاہیئے کہ ان کے پاس اس امر کی کوئی ضمانت ہے کہ جس طرح وہ آج برسرِ اقتدار ہیں کل ان کی آل اولاد بھی اسی طرح برسرِ اقتدار رہے گی ...... اگر یہ ضمانت کسی کے پاس نہیں ہے تو ایک غیر منصفانہ نظام ملک کے اندر اس وجہ سے چلانا کہ اس وقت بے انصافی کرنے والے ہم ہیں اور بے انصافی کا نشانہ بننے والے دوسرے ہیں لہٰذا یہ بے انصافی یہاں چلتی رہنی چاہیئے، بہت بڑی تنگ نظری ہے سخت ناعاقبت اندیشی ہے خود اپنے حق میں اور اپنی آئندہ نسل کے حق میں کانٹے بونا ہے یہاں انصاف ہوگا تو سب اس کا فائدہ اٹھائیں گے اور آپ کی آئندہ نسل بھی اس سے بہرہ اندوز ہوگی اگر یہاں مروجہ بے انصافی کا نظام قائم رہے گا تو آج ظلم کرنے والے آپ ہیں اور اس ظلم کو بھگتنے والے دوسرے ہیں کل آپ کی اولاد ظلم کو بھگتنے کی اور ظلم کرنے والے کچھ اور لوگ ہوں گے۔

دینی مدارس کے قیام اور استحکام سے امت کی دلچسپی اسی غرض سے ہے کہ یہاں بے انصافی کا نظام ختم ہو اور اس کی جگہ انصاف کا نظام لے امید رکھنی چاہیئے کہ جو لوگ بھی انصاف کے حامی ہیں اور اس ملک کی بھلائی چاہتے ہیں، وہ اس وقت بے تعلق تماشائی بن کر نہیں رہیں گے اور غیر جانبدار بننے میں بھلا اپنی عافیت نہ سمجھیں گے بلکہ اس اسلامی انقلابی جدوجہد میں اپنی حد تک پورا حصہ لینے کی کوشش کریں گے جو اس مقصد کے لیے شروع کی گئی ہے کہ خدا نے اپنے فضل سے جو ملک ہمیں دیا ہے وہ بے انصافی کا نہیں بلکہ انصاف کا گہوارہ بنے آج اگر اس کوشش میں ہم نے کوتاہی کی تو بعید نہیں کہ ہماری ہی آئندہ نسلیں ہمیں کوسیں۔

سلسلہ مطبوعات موتمر المصنفین (۱۸)
علمی اور مطالعاتی زندگی
ترتیب: مولانا عبدالقیوم حقانی
موتمر المصنفین

يا يها الذين امنوا تقوا الله
حق تقته ولا تموتن
الا وانتم مسلمون واعتصموا
بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED

سنکارا

صحت کا سرچشمہ

ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے

ہمدرد کا نصب العین تعمیر صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہمدرد نے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی، جب غذا میں عدم توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوتِ مدافعت متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہمدرد اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی فوراً حاصل کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سنکارا پیش کرتا ہے۔

سنکارا صحت بخش مجرب جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزا سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔

ہر موسم میں ہر عمر کے لیے یکساں مفید **سنکارا** نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک ولولۂ تازہ عطا کرتا ہے

ہمدرد